Vol 4 Issue 4 Oct 2014

ISSN No :2231-5063

International Multidisciplinary Research Journal

Golden Research Thoughts

Chief Editor
Dr.Tukaram Narayan Shinde

Publisher
Mrs.Laxmi Ashok Yakkaldevi

Associate Editor
Dr.Rajani Dalvi

Honorary
Mr.Ashok Yakkaldevi

Welcome to GRT

RNI MAHMUL/2011/38595 ISSN No.2231-5063

Golden Research Thoughts Journal is a multidisciplinary research journal, published monthly in English, Hindi & Marathi Language. All research papers submitted to the journal will be double - blind peer reviewed referred by members of the editorial board.Readers will include investigator in universities, research institutes government and industry with research interest in the general subjects.

International Advisory Board

Kamani Perera
Regional Center For Strategic Studies, Sri Lanka

Janaki Sinnasamy
Librarian, University of Malaya

Romona Mihaila
Spiru Haret University, Romania

Delia Serbescu
Spiru Haret University, Bucharest, Romania

Anurag Misra
DBS College, Kanpur

Titus PopPhD, Partium Christian University, Oradea,Romania

Mohammad Hailat
Dept. of Mathematical Sciences, University of South Carolina Aiken

Abdullah Sabbagh
Engineering Studies, Sydney

Ecaterina Patrascu
Spiru Haret University, Bucharest

Loredana Bosca
Spiru Haret University, Romania

Fabricio Moraes de Almeida
Federal University of Rondonia, Brazil

George - Calin SERITAN
Faculty of Philosophy and Socio-Political Sciences Al. I. Cuza University, Iasi

Hasan Baktir
English Language and Literature Department, Kayseri

Ghayoor Abbas Chotana
Dept of Chemistry, Lahore University of Management Sciences[PK]

Anna Maria Constantinovici
AL. I. Cuza University, Romania

Ilie Pintea,
Spiru Haret University, Romania

Xiaohua Yang
PhD, USA

......More

Editorial Board

Pratap Vyamktrao Naikwade
ASP College Devrukh,Ratnagiri,MS India

R. R. Patil
Head Geology Department Solapur University,Solapur

Rama Bhosale
Prin. and Jt. Director Higher Education, Panvel

Salve R. N.
Department of Sociology, Shivaji University,Kolhapur

Govind P. Shinde
Bharati Vidyapeeth School of Distance Education Center, Navi Mumbai

Chakane Sanjay Dnyaneshwar
Arts, Science & Commerce College, Indapur, Pune

Awadhesh Kumar Shirotriya
Secretary,Play India Play,Meerut(U.P.)

Iresh Swami
Ex - VC. Solapur University, Solapur

N.S. Dhaygude
Ex. Prin. Dayanand College, Solapur

Narendra Kadu
Jt. Director Higher Education, Pune

K. M. Bhandarkar
Praful Patel College of Education, Gondia

Sonal Singh
Vikram University, Ujjain

G. P. Patankar
S. D. M. Degree College, Honavar, Karnataka

Maj. S. Bakhtiar Choudhary
Director,Hyderabad AP India.

S.Parvathi Devi
Ph.D.-University of Allahabad

Sonal Singh,
Vikram University, Ujjain

Rajendra Shendge
Director, B.C.U.D. Solapur University, Solapur

R. R. Yalikar
Director Managment Institute, Solapur

Umesh Rajderkar
Head Humanities & Social Science YCMOU,Nashik

S. R. Pandya
Head Education Dept. Mumbai University, Mumbai

Alka Darshan Shrivastava
Shaskiya Snatkottar Mahavidyalaya, Dhar

Rahul Shriram Sudke
Devi Ahilya Vishwavidyalaya, Indore

S.KANNAN
Annamalai University,TN

Satish Kumar Kalhotra
Maulana Azad National Urdu University

Address:-Ashok Yakkaldevi 258/34, Raviwar Peth, Solapur - 413 005 Maharashtra, India
Cell : 9595 359 435, Ph No: 02172372010 Email: ayisrj@yahoo.in Website: www.aygrt.isrj.org

Golden Research Thoughts
ISSN 2231-5063
Impact Factor : 2.2052(UIF)
Volume-4 | Issue-4 | Oct-2014
Available online at www.aygrt.isrj.org

GRT

سکندر احمد ایک منفرد نقاد

ڈاکٹر غوث احمد شیخ
شعبۂ اُردو۔ سوشل کالج، شولا پور۔
موبائیل: 9921853663

سکندر احمد کا اسم گرامی نئی تنقید کا معتبر نام تھا۔ ان کی پیدائش ۲۷ر نومبر ۱۹۵۸ء کو ہوئی تھی۔ وہ اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔ انہوں نے ملک کے مختلف حصوں میں اپنی خدمات انجام دی تھیں۔ ریاست بہار میں بہار شریف ان کا آبائی وطن تھا۔ ۵ر مئی ۲۰۱۳ء کی رات اچانک دل کا دورہ پڑنے سے سکندر احمد اس دارِفانی سے حقیقی مالک سے جا ملے۔ انہوں نے اپنے مضمون احمد ندیم قاسمی مرحوم کے بارے میں جو لکھا ہے، وہ سکندر احمد پر بھی صادق آتا ہے۔ مندرجہ ذیل جملوں میں احمد ندیم قاسمی مرحوم کے بجائے سکندر احمد کا نام تسلیم کیا جائے۔

''احمد ندیم قاسمی ایک بڑے فن کار تھے جنہیں ایک غریب آدمی کی موت نصیب ہوئی بقول گلزار

بتائیں کیا وہ آفتاب تھا کوئی

گیا تو آسمان ساتھ لے گیا

رہے نام اللہ!''

(مضامین سکندر احمد۔ غزالہ سکندر۔ ص،۷)

سکندر احمد، نقاد اور علم عروض کے ماہر تھے۔ انہوں نے فکشن پر اپنی توجہ مرکوز کر دی تھی۔ ہندوستان میں سکندر احمد کا نام وارث علوی، مہدی جعفر پروفیسر عتیق اللہ، اور سلیم شہزاد جیسے فکشن کے ناقدین کے ساتھ لیا جانے لگا تھا۔ سکندر احمد نے کم عرصے میں فکشن پر تفصیلی مضامین قلمبند کئے ہیں۔ سکندر احمد زندگی کی بہت سی باتوں میں بے نیاز تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں کسی کتاب کی اشاعت نہیں کی۔ ان کے انتقال کے بعد ان کی اہلیہ، محترمہ غزالہ سکندر نے مضامین سکندر احمد کے نام سے ایک کتاب شائع کی۔ محترمہ غزالہ نے کتاب کے بین لفظ میں لکھا ہے:

''سکندر احمد زندگی کی بہت سی باتوں میں بے نیاز تھے۔ یہی وجہ ہے کثرت سے بہت عمدہ مضامین
کے مالک ہونے کے باوجود انہیں مجموعے چھپوانے کی جلدی نہ تھی، بلکہ یوں کہوں تو غلط نہ ہوگا کہ
انہیں اس کا شوق بھی نہ تھا۔ میں نے خیال کیا کہ آج کے دن کے لئے شاید یہ تحفہ مناسب ہو کہ ان
کا مجموعہ شائع ہو جائے اور میں اسے خراج عقیدت کے طور پر اسے دنیا کے سامنے پیش کر سکوں۔''

(مضامین سکندر احمد، پیش لفظ۔ غزالہ سکندر۔ ص،۱)

یقینی طور پر سکندر احمد نے 56 برس میں اتنا لکھا کہ دوسرے ادیب طویل عمر پانے کے بعد بھی عمدہ اور اتنا بہتر نہیں لکھ سکتے۔ سکندر احمد کے پاس خداداد صلاحیت موجود تھی۔ ان کے قلم میں توانائی تھی۔ ہندوستان کے ممتاز نقاد ڈاکٹر شمس الرحمٰن فاروقی نے سکندر احمد کی علمی، ادبی،

تحقیقی،تنقیدی اور تجزیاتی صلاحیتوں کا اعتراف کیا۔ فاروقی صاحب رقم طراز ہیں:

''انہیں (سکندر احمد) بہت کم وقت ملا پھر بھی وہ بہت کچھ کر گئے۔ اس بہت کچھ میں اکثر ایسی تحریریں ہیں جو تنقید اور لسانیات کے شاہکار کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کے بے وقت چلے جانے کا ماتم جس قدر ان کے گھر والوں نے کیا، اس سے کچھ ہی کم ہم لوگوں نے اور اردو کے دوسرے لوگوں نے کیا ہوگا۔''

(مضامین سکندر احمد، دیباچہ۔ غزالہ سکندر۔ ص،۱)

مضامین سکندر احمد میں مضامین کی تعداد ۱۲ ہے۔ ان میں آٹھ (۸) مضامین فکشن سے متعلق ہیں۔ دو مضامین کا تعلق شاعری سے ہے ایک مضمون تبصرے کی شکل میں موجود ہے، ایک اور مضمون تاثراتی نوعیت کا ہے۔

احمد ندیم قاسمی پر سکندر احمد نے تاثراتی نوعیت کا مضمون لکھا ہے۔ اس میں مصنف نے ان کے فن اور شخصیت پر روشنی ڈالی ہے۔ ڈاکٹر شمس الرحمٰن فاروقی اردو کے ممتاز نقاد ہیں۔ انہوں نے افسانے بھی لکھے ہیں۔ فاروقی کا ناول 'کئی چاند تھے سر آسماں' بہت مقبول ہو چکا ہے۔ اس ناول کی تلخیص حیدر آباد کے مشہور افسانہ نگار قدیر زماں نے وزیر خانم کے نام سے کی تھی۔ فاروقی نے اردو کے معروف اور عظیم شاعر ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمہ کی حالات زندگی پر ایک طویل افسانہ لکھا ہے۔ ان کے افسانے کا عنوان 'لاہور کا ایک واقعہ' ہے۔ اس افسانے میں شمس الرحمٰن فاروقی نے عظیم شاعر اقبال کو اعلیٰ تناظر میں دیکھنے کی اور اردو فارسی کو اعلیٰ اور ارفع انداز میں دکھانے کی کامیاب کوشش کی تھی۔ سکندر احمد نے فاروقی صاحب کے اس افسانے پر کھل کر روشنی ڈالی ہے اور فاروقی کے اس افسانے کو بڑا افسانہ کہا ہے۔ ڈاکٹر شمس الرحمٰن فاروقی، تاریخی اور ثقافتی فکشن لکھنے میں ماہر مانے جاتے ہیں۔

مولانا حسرت موہانی اردو کے مایہ ناز شاعر تھے۔ ایک ماہر عروض کی حیثیت سے بھی حسرت کی شہرت تھی۔ سکندر احمد علم عروض پر گہری نظر رکھتے تھے۔ انہوں نے مولانا حسرت موہانی کی نکات سخن کا ایک باب 'شکست ناروا' کا جائزہ لیا ہے۔ اس مضمون میں سکندر احمد نے مولانا حسرت کی خوبیوں اور خامیوں کا تذکرہ بہت ہی اچھے انداز سے کیا ہے۔ 'افسانے کے قواعد' شمس الرحمٰن فاروقی کے عہد ساز رسالے شب خون میں شائع ہو کر داد حاصل کر چکا تھا۔ ممبئی کے مشہور شاعر شعر نجمی مدیر اثبات نے مذکورہ مضمون کو ایک علاحدہ کتابچہ کی شکل میں بلا قیمت اردو کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ 'افسانے کے قواعد' پر ڈاکٹر شمس الرحمٰن فاروقی لکھتے ہیں:

''سکندر احمد کا مضمون 'افسانے کے قواعد' معرکے کا مضمون ہے۔ ہمارے یہاں فکشن کی نظری تنقید کو کچھ خاص اہمیت حاصل نہیں رہی ہے۔ افسانے کے قواعد میں سکندر احمد نے افسانے کی تنقید اور بیانیات کے مطالعے کے بارے میں بنیادی باتیں کہیں''

(مضامین سکندر احمد، دیباچہ۔ غزالہ سکندر۔ ص،۲)

'افسانے کے قواعد' مضمون طویل ہونے کے باوجود بھی پڑھنے والوں کے لئے ایک نعمت سے کم نہیں ہے۔ اس مضمون سے اردو فکشن کے قاری کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اردو افسانے کے قواعد اچھی طرح سے قاری کو متوجہ کرتا ہے۔ افسانے کے قواعد کے مطالعے کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے کہ افسانہ کس طرح سے بنتا ہے افسانے میں بیانیہ کیا ہوتا ہے۔ یوروپی ناقدین فکشن سے سکندر احمد نے فیض حاصل کیا ہے۔ ان کا

مطالعہ گہرا تھا۔سکندراحمد نے اس مضمون میں جوبھی باتیں بیان کی ہیں۔وہ نہایت ذمہ داری اور خلوص کے ساتھ پیش کی ہیں۔ان کا مضمون شاعری کے بعد سب سے بڑی صنف افسانے کی کئی پرتیں کھولتا ہے۔یہ مصنف کی کامیابی بھی ہے۔

احمد یوسف، نیر مسعود، غضنفر، طارق چھتاری، مظہرالزماں خاں اور قرۃالعین حیدر کے مضامین کے پڑھنے کے بعد علم ہوتا ہے سکندراحمد نے کس قدر گہرائی سے فکشن کو سمجھا تھا اور وہ علم کو کس طرح سے دوسروں تک پہنچانے کا ہنر جانتے تھے وہ اپنی تحریروں میں کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔سکندراحمد نے اردو افسانے وناول کی بڑی شخصیت قرۃالعین حیدر کے فن پر سیر حاصل بحث کی ہے۔اس سلسلے میں شمس الرحمٰن فاروقی لکھتے ہیں:

''قرۃالعینیت بھی ان (سکندراحمد) کا بے مثال مضمون ہے۔اس میں انہوں نے ان صفات اور خواص کو بیان کیا ہے جوان کے خیال میں قرۃالعین حیدر سے مختص ہیں۔افسانے کی تنقید میں اس قدر قطعیت، میں سمجھتا ہوں کہ قرۃالعین حیدر کے کسی نقاد سے نہیں اختیار کی۔''

(مضامین سکندراحمد، دیباچہ۔غزالہ سکندر۔ص،۳)

قرۃالعین حیدر پر سکندراحمد کا مضمون ''آگ کا دریا'' جیسے بڑے ناول پر مبنی ہے۔'آگ کا دریا' اردو ادب میں سب سے بڑا ناول تسلیم کیا گیا ہے۔اس ناول پر ہی محترمہ قرۃالعین حیدر کو گیان پیٹھ اعزاز سے نوازا گیا تھا۔آگ کا دریا کا تجزیہ وتبصرہ سکندراحمد نے بہت ہی باریک بینی سے کیا ہے لیکن اس مضمون میں سکندراحمد لکھتے ہیں:

''میں نے آگ کا دریا کو تین چار مرتبہ پڑھا۔لوکل ٹرینوں میں سفر کرتے ہوئے پڑھا جو تین چار قرآت کے علاوہ ہے۔آج بھی مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں 'آگ کا دریا' کے خدوخال سے واقف نہیں، اس کی گہرائی اور گیرائی سے واقف نہیں۔''

(مضامین سکندراحمد۔غزالہ سکندر۔ص،۲۸۱)

سکندراحمد کی تحریروں میں گہرائی اور گیرائی پائی جاتی ہے۔وہ جانتے تھے کہ کس افسانے یا ناول کا تجزیہ کس طرح سے کرنا چاہیے اور اس کو اپنے قارئین تک کس طرح سے روشناس کروانا چاہیے۔سکندراحمد کے مضامین میں نیا انداز ہے۔نیا زاویہ ہے۔اور نیا پن ہے۔زبان وبیان پر سکندراحمد کو قدرت حاصل تھی۔وہ انگریزی ادبیات سے بہت زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔اس لئے ان کی تحریروں میں انگریزی الفاظ کا استعمال بکثرت ملتا ہے۔سکندراحمد ایک بے باک اور نڈر ناقد تھے۔انہوں نے کبھی مروتوں اور مصلحتوں کو اپنی تحریروں کے بیچ آنے نہیں دیا۔جب تک اردو فکشن زندہ ہے سکندراحمد کی تحریریں زندہ رہیں گی اور قارئین سے داد وتحسین حاصل کرتی رہیں گی۔

☆☆☆☆☆

Publish Research Article
International Level Multidisciplinary Research Journal
For All Subjects

Dear Sir/Mam,

We invite unpublished Research Paper,Summary of Research Project,Theses,Books and Book Review for publication,you will be pleased to know that our journals are

Associated and Indexed,India

- International Scientific Journal Consortium
- OPEN J-GATE

Associated and Indexed,USA

- EBSCO
- Index Copernicus
- Publication Index
- Academic Journal Database
- Contemporary Research Index
- Academic Paper Databse
- Digital Journals Database
- Current Index to Scholarly Journals
- Elite Scientific Journal Archive
- Directory Of Academic Resources
- Scholar Journal Index
- Recent Science Index
- Scientific Resources Database
- Directory Of Research Journal Indexing

Golden Research Thoughts
258/34 Raviwar Peth Solapur-413005,Maharashtra
Contact-9595359435
E-Mail-ayisrj@yahoo.in/ayisrj2011@gmail.com
Website : www.aygrt.isrj.org